ملّتِ بریلویہ کی اچھوتی

تعبیر

پاگلوں کی کہانی

زیرِ نظر کتاب میں آپ ملّتِ بریلویہ کے رازہائے پنہاں اور
عقائدِ مخفیہ ان کی اپنی کتابوں میں بیان کردہ ملاحظہ فرمائیں گے
اور بعدۂ آپ خود بخود اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ یہ
پاگلوں کا ایک گروہ ہے جن کے عقائد کا نہ کوئی ماخذ ہے اور
نہ ہی اختراعاتِ بریلویہ کو فرموداتِ نبوّت علیٰ صاحبہا التحیہ سے
کسی قسم کی نسبت

مصنّفہ

حضرت مولینا محمّد فاضل رحمہ اللہ

دارالمعارف

اردو بازار، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

کتاب : پاگلوں کی کہانی

مصنف : حضرت مولینا محمد فاضلؒ

ناشر : دارالمعارف اُردو بازار لاہور

پرنٹرز : زاہد بشیر پرنٹرز لاہور

اشاعت : 2001ء

قیمت : 50-00 روپے

بریلوی مذہب میں اب بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے

ملت رضائیہ کے امام و بانی اپنے نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا بلکہ اب بھی کھلا ہے جب دروازہ کھلا ہے تو مطلب واضح ہے کہ اس دروازے سے اور نبی بھی آسکتے ہیں چنانچہ آپ کا شعر ملاحظہ فرمائیں۔ فرماتے ہیں ؎

فتح باب نبوت پہ بےحد درود (حدائق بخشش جلد۲ صـ۷۲)
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

یہاں فتح بمعنی مفتوح یا فاتح کے ہے کیونکہ مصدر معنیٰ میں فاعل یا مفعول کے ہوتی ہے اگر معنیٰ میں مفتوح کے ہے تو پھر شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ نبوت کے کھلے ہوئے دروازے پر بےحد درود اور اگر فتح بمعنی فاعل یعنی فاتح کے ہے تو پھر یہ معنیٰ ہوں گے کہ نبوت کے دروازے کو کھولنے والے پر بےحد درود تو اس وقت مراد یہ ہوگی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کے دروازے سے داخل ہونے والا ہو اس پر بےحد درود وہ چاہے اسود عنسی ہو یا مسلیمہ کذاب یا مرزا غلام احمد یہ تمام لوگ ہی مراد ہوں گے۔

اور علامہ احمد رضا کی دیگر عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ "فتح باب نبوت" سے مرزا غلام احمد ہی مراد ہیں کیونکہ آپ ایک دوسرے مقام پر احمدیوں یعنی مرزائیوں کی مسجد کے عبادت گذار پر بھی درود بھیج رہے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ ؎

زاہد مسجد احمدی پر درود
دولت جیش عسرہ پر لاکھوں سلام (حدائق ج۳ صـ۳۶)

یہ شعر پہلے شعر کا مؤید ہے کہ فتح باب نبوت سے آپ کی مراد اجرائے نبوت ہے اسی لئے آپ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اجرائے نبوت کا عملی نمونہ بنے ہیں میں ان کی قائم کردہ مسجد میں بیٹھ کر عبادت کرنے والے زاہد پر بھی درود بھیجتا ہوں ——

—— فرمایئے جناب والا آپ علمائے دیوبند کے بارے میں فرمایا کرتے ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے قائل نہیں تو احمد رضا کے بارے میں کیا خیال ہے یہاں تو نبوت کے دروازے کھولے جارہے ہیں اور جن لوگوں نے نبوت کا

دعویٰ کیا ان کی مسجد کے زاہد پر بھی درود بھیجا جا رہا ہے۔ منکر ختم نبوت آپ ہوئے یا ہم ؟

تم اگر چاہو برائی نہ کسی کی اکبر
پھر تمہارا کبھی جہاں میں کوئی بدخواہ نہ ہو

بریلویوں کے نزدیک پیر مرید کی بیوی کے پاس سوتا ہے

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں کہ
سیدی احمد سلجماسی کی دو بیویاں تھیں۔ سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہم بستری کی یہ نہیں چاہیئے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی نہ تھی سوتے ہیں جان ڈال لی تھی عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا؟ عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا ——— (ملفوظات جلد ۲ ص ۴۹)
توکسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہوتا ہر آن ساتھ ہوتا ہے۔

امام بریلویہ دراصل اولیائے کرام کے حاضر و ناظر کے مسئلہ پر بحث فرماتے ہوئے زیر بحث مسئلہ کو دلائل سے ثابت کر رہے ہیں اور دلیل دیکھیئے کتنی بھونڈی اور لچر ہے کہ ہر پیر اپنے مرید اور اس کی بیوی کے مخصوص اوقات میں ان کے پاس ہوتے ہیں اور لاکھوں مریدوں کا پیر روزانہ لاکھوں نظارے کرتا ہے ——— پیر کی ایسی کیفیت کا تذکرہ قرآن و حدیث میں تو کہیں ہے نہیں احمد رضا نے یہ لطیف مضمون کہاں سے نکال لیا غالباً یہ بھی افتادِ طبع کی شرارت ہے ؟

ناظرین کرام آپ سابق اوراق میں پڑھ آئے ہیں کہ یہ بات خود بریلویوں کو تسلیم ہے کہ احمد رضا چلبلی طبیعت رکھتے تھے یہ من گھڑت کہانی بھی اسی چلبلی طبیعت کا شاخسانہ ہے میرا خیال ہے کہ کوئی باپردہ خاتون اعلیٰحضرت کی مرید ہوگئی ہوگی اور اعلیٰحضرت نے اس کے حسن کا چرچا سن لیا ہوگا آپ کی خواہش ہوگی کہ وہ بے پردہ ہو کر میرے سامنے آئے اور میں اس کے حسنِ دلربا سے لطف اٹھاؤں لیکن وہ اس پر آمادہ نہ ہوتی ہوگی چنانچہ اعلیٰحضرت نے یہ حکایت گھڑ کر اسے سنائی ہوگی کہ ہم

سے پردہ فضول ہے ہم تو تمھارے مخصوص اوقات میں بھی تمھارے پاس ہوتے ہیں اور تمام نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں ہم سے پردہ فضول ہے لہذا جب ہمارے سامنے آیا کرو تو نقاب الٹ دیا کرو۔

سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے؟

اعلحضرت کی اسی روایت سے غالباً آجکل کے جاہل پیروں نے فائدہ اٹھاکر برملا کہنا شروع کر دیا ہے کہ مریدنی کو پیر سے پردہ کی ضرورت نہیں بلکہ پردہ جائز ہی نہیں کیونکہ میدانِ محشر میں ہم نے ان کی سفارش کرنی ہے اگر ہم انہیں دنیا میں نہ دیکھیں گے تو آخرت میں پہچان نہ سکیں گے۔ اس مقام پر اعلحضرت کی ہوشیاری کی داد دینی پڑے گی اس لئے کہ جب امام بریلویہ نے یہ من گھڑت حکایت بیان کی تو فوراً ان کے ذہن میں یہ بات گردش کرنے لگی کہ یہ بات تو اس سادہ لوح مریدنی کی سمجھ میں نہیں آئے گی کیونکہ اس کے ذہن میں فوراً یہ اعتراض بار بار آرہا ہو گا کہ اگر کسی پیر کی دس ہزار مریدنیاں ہونگی تو وہ سب کے پاس بیک وقت کیسے اور کیوں ہو سکتا ہے اس لئے آپ نے فوراً ایک دوسرا عنوان اختیار کر کے ایک دوسرا گھڑنتو چھوڑا اور یوں فرمایا کہ

اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار دعوت قبول کر سکتے ہیں۔ (ملفوظات ج ۱ صـ۱۲۷)

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت می شناسم

باب چہارم

بریلوی مکتب فکر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بعد تمام کائنات سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ ہی تمام کائنات کی تخلیق و ایجاد کی علت ہیں۔ غوث و اقطاب۔ ابدال و مدار۔ صدیق و شہید۔ صالح اور ولی۔ عابد و زاہد۔ امام و عالم۔

فقیہہ و محدث غرضیکہ تمام شعبہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اشخاص و افراد فیضانِ نبوت مصطفوی علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ سے مستفیض و مستفید ہوکر ہی کچھ پاتے ہیں اور آپ ہی امام الانبیاء ہیں۔ آپ ہی کے اقوال و افعال تمام لوگوں کے اقوال و افعال پر فائق ہیں کوئی خواہ کچھ ہی کیونکہ نہ ہو آپؐ کی رفعتوں اور بلندیوں تک اس کو رسائی نصیب نہیں ختم نبوت کے تاجدار ہیں۔ خداوند کریم نے تمام کمالات کی آپؐ پر تکمیل فرمادی ہے۔ آپ کی مانند نہ کوئی ہوا اور نہ آئندہ ہوسکتا ہے۔ آپؐ علم میں۔ فہم و فراست میں۔ زہد و عبادت۔ تفکر و تدبر میں۔ حسن و جمال۔ عطاء و نوال میں۔ تمکین و تلطف میں۔ عفو و درگذر میں اپنی مثال آپ ہی تھے درِ مصطفیٰ کو چھوڑنے والے کو بجز روسیاہی اور ٹھوکروں، ذلتوں اور خجالتوں کے کچھ حاصل نہیں لیکن اس کے بالمقابل اگر آپ ملت بریلویہ کے مزعومات اور ہفوات کو دیکھیں تو وہاں آپ کو اس سے مختلف باتیں ملیں گے جس کو تفصیلاً اور بالاستیعاب بیان کروں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے اس لئے میں ناظرین کرام کی خدمت میں بریلوی مکتب فکر کی کتب کی کچھ عبارات پیش خدمت کرتا ہوں جس سے آپ پر واضح ہوجائے گا کہ ان کے نزدیک سرورِ کائنات منبع جود و سخا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حیثیت ہے۔

بریلوی مذہب میں نبی علیہ السلام حضرت غوثؒ کے در کے سوالی ہیں (العیاذ باللہ)

بریلویوں کے مجدد صاحب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مدح سرائی کرتے ہوئے یوں ہذیان کے مرتکب ہوتے ہیں۔

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو تیرا سائل ہے یا غوث

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۲)

اس شعر میں پہلے آپ دو لفظوں کا مفہوم ذہن نشین فرمائیں اس کے بعد مراد شاعر کا تعین خود بخود ہو جائے گا۔ پہلا لفظ ہے سالک جو صوفیائے کرامؒ کی اصطلاح میں زاہد و عابد اور مجاہدہ و ریاضت کرنے والے پر بولا جاتا ہے اور مراد اس سے اولیائے کرامؒ ہوتے ہیں اسی لئے طریق ولائت کو سلوک اور اسے اپنانے والوں کو اہل

سلوک کہتے ہیں۔
اور دوسرا لفظ ہے "واصل" جس کے لغوی معنی پہنچا ہوا یا پہنچنے والا۔ مگر صوفیائے کرامؒ کی اصطلاح میں ان لوگوں کو واصل کہتے ہیں جو خداوند کریم کی قربتوں تک پہنچ چکے ہوں یعنی انبیائے کرام

خلاصہ کلام یہ کہ سالک سے اولیائے کرام اور واصل سے انبیائے عظام مراد ہوتے ہیں

اب احمد رضا کے شعر کا ترجمہ کیجئے جو یوں ہو گا۔

کہ اے غوث انبیائے کرام ہوں یا اولیائے کرام وہ سب کے سب آپ کے سوالی اور بھکاری ہیں۔ اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کیا اس ایک ہی شعر میں بریلویوں کی نبی علیہ السلام سے فرضی محبت کا بھرم ختم نہیں ہو جاتا؟

اگر کسی صاحب کو اس شعر میں کلام ہو اور وہ یہ کہے کہ واصل سے مراد انبیائے کرام نہیں ہیں جب انبیائے کرام مراد ہی نہیں تو پھر ظاہر ہے کہ اس شعر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی نہیں مگر مجھے اس جواب سے اتفاق نہیں کیونکہ ایک دوسرا شعر میرے مضمون کی تائید کرتا ہے جس میں احمد رضا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بزعم خویش حضرت غوث کی محفل میں فیوض و برکات حاصل کرنے کی غرض سے لا کر بٹھاتے ہیں جیسا کہ

بریلویوں کا عقیدہ کہ نبی علیہ السلام غوث پاک سے فیض حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں	ملت بریلویہ کے نقیب اور بانی اپنی مایہ ناز کتاب میں یوں یاوہ گو ہیں

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیرے وعظ کی محفل ہے یا غوث
(حدائق بخشش جلد ۲ ص)

تمام ولی۔ تمام رسول اور خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم احمد رضا کے غوث کی وعظ کی محفل میں حاضری دیا کرتے تھے اس شعر میں تو احمد رضا نے حد ہی کر دی تمام دنیا کا مرکز اپنے غوث کو قرار دے رہے ہیں حالانکہ تمام عوالم کا مرکز تو نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی ذات ستودۂ صفات ہے احمد رضا دراصل نبی علیہ السلام کی ختم نبوت کے قائل نہ تھے اس شعر میں اسی اجرائے نبوت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ بندۂ خدا کو ذرا بھی حیا نہ آئی اتنی بڑی دلیری بغیر دلیل کے کیسے کی جا سکتی ہے مسئلہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ہے کسی اور کے بارے کہتے تو ہم گرفت بھی نہ کرتے کجا منشائے کائنات کی رفعت اور کجا شیخ عبد القادر جیلانیؒ کروڑوں عبد القادر جیلانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کے تسمے پہ قربان کئے جا سکتے ہیں شیخ عبد القادر جیلانیؒ تو آپ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام تھے ان کی محفلِ وعظ کو عظمت دینے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کا ذرا بھی خیال نہ کیا؟

مگر رضا کی بدا داخود اسی کی بربادی کا سبب بن گئی اس سے آپ کی شان میں کیا فرق آئے گا رضا کی اس یاوہ گوئی کے بعد بھی ہم کہتے رہیں گے ؎

کائناتِ حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کر رہ گئی

اور

جتنے فضائل، جتنے محاسن ممکن ہیں ہو سکتے ہیں
حق نے کئے سب ان میں فراہم صلی اللہ علیہ وسلم
وہم کی ہر زنجیر کو توڑا، رشتہ ایک خدا سے جوڑا
شرک کی محفل کردی برہم صلی اللہ علیہ وسلم

بریلویوں کا عقیدہ کہ نبی علیہ السلام شیخ عبد القادر کے مرید تھے

ملک کے کچھ بشر کے کچھ جن کے ہیں پیر۔
تو شیخ عالی دسافل ہے یا غوث

یعنی پیروں کی تین قسمیں ہیں (حدائق بخشش ج ۲ ص۔)

۱۔۔۔۔ فرشتوں کے پیر جیسے جبرئیل یہ بھی جھوٹ ہے اس لئے کہ آج تک کسی نے بھی جبرئیل کو فرشتوں کا پیر نہ ہی لکھا اور نہ ہی کہا ہے یہ صرف احمد رضا کی اپنی ایجاد و اختراع ہے جو اسلام کے سراسر خلاف ہے۔